محمد وسیم اختر مفتی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

(۸)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فضائل حضرت عائشہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ باقی عورتوں پر اتنی ہی فضیلت رکھتی ہیں، جتنی فوقیت ثرید (شوربے میں تر کی ہوئی روٹی، porridge) بقیہ کھانوں پر رکھتا ہے۔ مردوں میں بہت کامل ہوئے، جب کہ عورتوں میں حضرت مریم اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ہی درجۂ کمال کو پہنچیں (بخاری، رقم ۳۴۳۳۔ مسلم، رقم ۶۳۵۳۔ ترمذی، رقم ۱۸۳۴۔ نسائی، رقم ۳۳۹۹)۔

حضرت عمرو بن عاص نے، جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات سلاسل کے موقع پر سپہ سالار مقرر فرمایا تھا، آپ سے پوچھا: آپ کو کون سا انسان سب سے بڑھ کر محبوب ہے؟ آپ نے جواب فرمایا: ''عائشہ۔'' پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے والد (ابوبکر)۔'' انھوں نے پھر سوال کیا: ان کے بعد؟ جواب فرمایا: ''عمر'' (بخاری، رقم ۳۶۶۲۔ مسلم، رقم ۶۲۵۳۔ ابن ماجہ، رقم ۱۰۱)۔ یہی سوال حضرت عائشہ سے کیا گیا: ابوبکر و عمر کے بعد آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ جواب دیا: ابوعبیدہ بن جراح۔ سوال کیا گیا: ان کے بعد کون؟ تو حضرت عائشہ خاموش رہیں (ترمذی، رقم ۳۶۵۷)۔

سیدہ عائشہ کو فقہ اسلامی پر عبور تھا۔ فقہی مسائل پر ان کی رائے وقیع ہوتی۔ اکابر صحابہ وارثت کے مسائل ان سے حل کرواتے۔ عروہ کہتے ہیں: میں نے فقہ، طب حتیٰ کہ شاعری میں کسی کا علم حضرت عائشہ سے زیادہ نہیں پایا۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہ پایا (ترمذی، رقم ۳۸۸۴)۔ عروہ بن زبیر شعری روایات سے خوب واقف تھے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ اتنے شعر کیسے سنا لیتے ہیں؟ بتایا: میرے شعر میری خالہ عائشہ ہی کے بیان کردہ ہیں۔ انھیں جو خیال آتا، اس پر شعر پڑھ دیتیں۔

زہری کہتے ہیں: اگر تمام ازواج مطہرات اور سب عورتوں کے مجموعی علم کا حضرت عائشہ کے علم سے موازنہ کیا جائے تو بھی ان کا علم زیادہ رہے گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں: ہمیں کوئی حدیث سمجھ نہ آتی تو حضرت عائشہ سے رجوع کرتے اور ہمارا مسئلہ حل ہو جاتا (ترمذی، رقم ۳۸۸۳)۔ ائمہ نے ایسے مسائل اور ایسی روایات کو جمع کر دیا ہے جو محض حضرت عائشہ ہی کے ہاں ملتے ہیں۔ تاہم یہ روایت بے اصل ہے: ''اپنے دین کا ایک حصہ اس حمیرا سے حاصل کرو۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ان کی براءت میں نازل ہونے والی آیات افک ہی ان کی فضیلت بیان کرنے کے لیے کافی ہیں۔

حضرت عائشہ نے خود اپنے دس فضائل گنوائے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے والی واحد کنواری خاتون ہیں۔ آپ کی ازواج میں سے کوئی ایسی نہ تھی جس کے ماں باپ، دونوں مہاجر ہوں۔ اللہ نے آسمان سے ان کی براءت نازل کی اور ان سے مغفرت اور عمدہ رزق کا وعدہ کیا گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کا رشتہ تجویز کیا، وہ حضرت عائشہ کی صورت میں آپ کی ہتھیلی میں نمودار ہوئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے (بخاری، رقم ۲۵۰۔ مسلم، رقم ۶۵۷۔ ابن ماجہ، رقم ۳۷۷)۔

آپ قیام اللیل کرتے تو حضرت عائشہ آگے لیٹی ہوتیں، جیسے جنازہ پڑا ہو (مسلم، رقم ۱۰۷۵۔ ابن ماجہ، رقم ۹۵۶)۔

ان کے بستر میں وحی نازل ہوئی، فرشتے ان کے حجرے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے۔

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس دن ہوئی، جب حضرت عائشہ کی باری تھی۔ آخری وقت میں آپ کا سر حضرت عائشہ کے سینے اور گردن کے درمیان ٹکا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ کے حجرے ہی میں آپ کی تدفین ہوئی۔

جنگ جمل سے پہلے حضرت عمار اور حضرت حسن کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے خطاب کر رہے تھے، ایک شخص نے سیدہ عائشہ کو گالی دے ڈالی۔ حضرت عمار نے اسے ڈانٹا اور کہا: دور ہو جا او لاخیرے، بیچ انسان! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دے رہا ہے۔ عائشہ دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ نے یہ معلوم کرنے کے لیے تم کو آزمایش میں ڈالا ہے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ کی؟ (بخاری، رقم ۳۷۷۲۔ ترمذی، رقم ۳۸۸۹)۔

مسروق حضرت عائشہ کی روایت اس طرح بیان کرتے: ہمیں صدیقہ بنت صدیق، پاک دامن، اللہ کی طرف سے بے قصور قرار دی گئی سیدہ عائشہ نے بتایا۔

سیدہ عائشہ نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: آپ کی کون سی ازواج جنت میں جائیں گی؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہوگی (مستدرک حاکم، رقم ۶۷۴۳)۔ یہ بھی فرمایا: مجھے جنت میں عائشہ نظر آئی تو میری موت بھلی ہوگئی۔

ایک عورت دو بچیاں اٹھائے حضرت عائشہ سے سوال کرنے آئی۔ ان کے پاس ایک ہی کھجور تھی (تین کھجوریں، مسلم، رقم ۶۷۸۷) جو انھوں نے اسے دے دی۔ عورت نے کھجور (ایک یا تینوں) فوراً اپنی بچیوں میں بانٹ دی اور خود نہ چکھی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر فرمایا: جس پر ان بیٹیوں کی ذمہ داری ہو، وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کی طرف سے آنے والی آزمایش پر صبر کرے تو یہ اس کے لیے دوزخ سے ڈھال بن جائیں گی (بخاری، رقم ۵۹۹۵۔ مسلم، رقم ۶۷۸۶۔ ترمذی، رقم ۱۹۱۵)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عروہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کے پاس ستر ہزار درہم آئے، انھوں نے فوراً انفاق کر دیے۔ ام ذرہ کہتی ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ کو دو توڑوں میں ایک لاکھ درہم بھجوائے۔ وہ روزے سے تھیں، فوراً تمام دراہم بانٹ دیے۔ روزہ کھلنے کا وقت ہوا تو کنیز سے افطاری مانگی۔ اس نے جواب دیا: آپ ایک درہم کا گوشت ہی منگوا لیتیں؟ کہا: مت ڈانٹو! مجھے یاد کرایا ہوتا تو لے لیتی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عائشہ کے محبوب ترین انسان تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس رزق الٰہی میں سے جو کچھ آتا، صدقہ کر دیتیں اور اپنے پاس کچھ نہ رکھتیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا: عائشہ رک جائیں، نہیں تو میں ان پر حجر کا دعویٰ کر دوں گا، قاضی یہ فیصلہ کرے کہ نادان ہونے کی وجہ سے ان کے مالی تصرفات پر پابندی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا: اس نے مجھ پر حجر کرنے کو کہا ہے، مجھے کوئی نذر دینی ہوگی اگر عبداللہ سے کبھی بات بھی کی۔ ناراضی نے طول پکڑا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے قریش کے بڑے آدمیوں خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموؤں سے سفارش کرائی، لیکن حضرت عائشہ نے کہا: میں کوئی سفارش مانوں گی نہ نذر کا کفارہ دوں گی۔ آخر کار انھوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اور حضرت مسور بن مخرمہ سے درخواست کی۔ یہ دونوں اصحاب حضرت عائشہ کے ہاں پہنچے، انھیں اندر جانے کی

اجازت ملی تو ان کے پیچھے پیچھے حضرت عبداللہ بن زبیر بھی پردے کے پیچھے اپنی خالہ کے پاس چلے گئے اور ان کے گلے لگ کر رونے لگے۔ ادھر حضرت ابن زبیر نے منت سماجت کی، ادھر حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن صلح کی التجا کرنے لگے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا حوالہ بھی دیا کہ تین راتوں سے زیادہ ترک ملاقات کرنا جائز نہیں۔ اب حضرت عائشہ پر بھی رقت طاری ہوگئی، انھوں نے کہا: میری نذر سخت ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر نے انھیں دس غلام عطیہ کیے جو انھوں نے آزاد کر دیے۔ وہ غلام دیتے گئے اور حضرت عائشہ آزاد کرتی رہیں، حتیٰ کہ چالیس کی گنتی پوری ہوگئی۔ حضرت عائشہ نے کہا: کاش! میں (اس سے بھی) بڑے کام کی نذر مان لیتی اور وہ پوری ہو جاتی (بخاری، رقم ۶۰۷۵)۔

حضرت عائشہ مسلسل روزے رکھتی تھیں۔

حضرت عائشہ سرخ وسفید اور خوب صورت تھیں، اسی لیے انھیں حمیرا کا لقب عطا ہوا۔ جمال نسوانی میں حضرت زینب، حضرت جویریہ اور حضرت صفیہ بھی کم نہ تھیں، لیکن ذہانت، باریک بینی، دینی مسائل کے فہم وشعور اور اجتہاد و استنباط میں حضرت عائشہ کا ایک الگ مقام ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت عائشہ، حضرت خدیجہ کس کی فضیلت زیادہ؟

یہ مسئلہ شروع سے علما کے درمیان وجۂ نزاع رہا ہے۔ شیعہ کسی مومنہ کو حضرت خدیجہ کے برابر نہیں سمجھتے۔ ان کی تائید آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے: ''اللہ نے مجھے ان سے بہتر خاتون نہیں دی۔ وہ اس وقت ایمان لائیں، جب لوگوں نے میری نبوت کا انکار کیا؛ انھوں نے تب میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا؛ انھوں نے اپنے مال سے میری مدد کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا؛ انھوں نے مجھے اولاد کی نعمت دی جب کہ (ماریہ کے سوا) دوسری ازواج کی گود خالی رہی'' (مسند احمد، رقم ۲۴۸۶۴)۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہ پر سلامتی بھیجی۔ وہ مردوں، عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لائیں، وہ صدیقہ تھیں۔ اہل سنت کے کچھ علما حضرت عائشہ کو افضل جانتے ہیں۔ ان کے دلائل یہ ہیں: سیدہ عائشہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب اور محبوب ترین رفیق حضرت ابوبکر صدیق کی صاحب زادی تھیں۔ وہ حضرت خدیجہ سے زیادہ علم رکھتی تھیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی زوجہ سے محبت نہ کرتے تھے۔ ساتویں آسمان سے ان کی براءت نازل ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد انھوں نے لاتعداد احادیث روایت کیں اور اہل اسلام کو علم وافر منتقل کیا۔ ذہبی حضرت خدیجہ

کی افضلیت کے قائل ہیں، جب کہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس باب میں طرفین کے دلائل یکساں قوت رکھتے ہیں، اس لیے توقف کرنا اور واللہ اعلم کہنا ہی موزوں ہے۔

لباس وزیبایش

شمیسہ حضرت عائشہ سے ملنے گئیں، تب انھوں نے باریک کرتا پہنا ہوا تھا جو عصفر (safflower، گل رنگ) سے رنگا ہوا تھا۔ ان کا دوپٹا اور نقاب بھی گل رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔ وہ حالت احرام میں بھی عصفر سے رنگے زرد کپڑے اور سونا زیب تن کر لیتی تھیں۔ ان کے جسم پر سرخ کرتا بھی دیکھا گیا۔

حضرت عائشہ کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں (بخاری: باب اللباس، ۵٦)۔ حضرت عائشہ کے بھتیجے قاسم بن محمد کہتے ہیں: واللہ، میں نے حضرت عائشہ کو زرد کپڑے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنے دیکھا ہے۔

ایک سفر میں حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ ان کے سر پر لگائی ہوئی زرد خوشبو بہ کر منہ پر لگ گئی۔ آپ نے فرمایا: عائشہ، اب تمھارا رنگ خوب نکل آیا ہے۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: منہدی پاک درخت اور پاکیزہ پانی ہے۔ ایک عورت نے ان سے پوچھا: منہدی سے بال رنگنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جواب دیا: اس میں کوئی قباحت نہیں، لیکن میں اس سے بال رنگنا اس لیے پسند نہیں کرتی، کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو اچھی نہیں لگتی تھی (نسائی، رقم ۵۰۹۳)۔

بکرہ بنت عقبہ کو فرمایا: اگر تم اپنے شوہر کے لیے بھنووں کے بال اکھاڑ کر آنکھوں کو خوب صورت بنا سکتی ہو تو ضرور بنا لو۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن باریک اوڑھنی لے کر حضرت عائشہ کے پاس گئیں تو انھوں نے اسے پھاڑ دیا اور موٹی چادر دے دی۔

محمد بن اشعث نے حضرت عائشہ کو پوستین ہدیہ کرنے کا پوچھا تو انھوں نے کہا: میں مردہ جانور کی کھال پہننا پسند نہیں کرتی۔ تب انھوں نے ایک جانور ذبح کر کے اس کی کھال کی پوستین بنوائی تو انھوں نے پہن لی۔

ایک موقع پر حضرت عائشہ نے حبشہ کی اوڑھنی لی اور یمن کے علاقے غراب کی سیاہ چادر اوڑھی۔

ایمن حبشی کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ یمن کے کھردرے سرخ کپڑے قطر کی قمیص پہنے ہوئے تھیں جو مشکل سے پانچ درہم مالیت کی ہوگی۔ فرمایا: میری اس باندی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو، اس قمیص کو

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

گھر میں بھی پہننا پسند نہیں کرتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی کپڑے کا ایک کرتا تھا۔ مدینہ میں جس عورت کو شادی بیاہ کے وقت بننے سنورنے کی ضرورت ہوتی، وہ یہ کرتا مجھ سے مانگ کر لے جاتی (بخاری، رقم ۲۶۲۸)۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے سونے کے دو کنگن پہن رکھے ہیں تو فرمایا: میں تمھیں اس سے بہتر زیور نہ بتاؤں، اگر تو انھیں اتار کر چاندی کے دو کڑے پہن لے اور انھیں زعفران (saffron) سے زرد کر لے تو وہ زیادہ خوب صورت لگیں گے (نسائی، رقم ۵۱۴۶)۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الجامع المسند الصحیح المختصر (بخاری، شرکۃ دارالارقم)، المسند الصحیح المختصر من السنن (مسلم، شرکۃ دارالارقم)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، تہذیب التہذیب (ابن حجر)، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (مقالہ، امین اللہ وثیر)، Wikipedia, the free encyclopedia۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org